رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — Regd. No. L. 5254

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: شنبہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ — ۹ وفا ۱۳۳۴ ہش — ۹ جولائی ۱۹۵۵ء — نمبر ۱۶۳

مصر اور اسرائیلی نمائندوں کی گفت و شنید میں تعطل پیدا ہو گیا؟

قاہرہ ۸ جولائی۔ غازہ کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کے مقرر کردہ نگران اعلیٰ کے ذریعہ مصر اور اسرائیل کے نمائندوں میں گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اسے ملتوی کر دیا گیا ہے ایک مشترکہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جنگ بندی کے سلسلے میں چیف آف اسٹاف نے بعض ایسی تجاویز پیش کی ہیں۔ جن پر غور کرنے کے لئے دونوں حکومتیں کچھ وقت چاہتی ہیں۔ ادھر اسرائیلی ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے۔ فریقین کی گفتگو میں تعطل واقع ہو گیا ہے۔ اسلئے مجبوراً گفت و شنید ملتوی کرنا پڑی ہے۔

اسرائیل کی تلوار بجبر عربوں کے سر پر مسلط کی گئی ہے

قاہرہ ۸ جولائی۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے کل ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اسرائیل سے عربوں کے اتحاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسرائیل ایک ایسی تلوار ہے جسے بجبر مغربی طاقتوں نے عربوں کے سر پر مسلط کر دیا ہے

آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ عرب اس امر کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے کہ حکومت اسرائیل نے فلسطین کے عربوں کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی

نمایاں کامیابی

یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ شیخ عبدالقیوم خاں صاحب احمدی مرحوم کی صاحبزادی نسیم نصرت صاحبہ اس سال ایس وی کے امتحان میں ۸۱۳ نمبر لے کر صوبہ بھر میں اول رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک فرمائے۔

مراکش کے نئے ریذیڈنٹ جنرل کا بیان

پیرس ۸ جولائی۔ مراکش کے نئے فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے مراکش روانہ ہوتے ہوئے ایک بیان میں کہا میں مراکش میں امن و امان بحال کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی نظم و نسق میں مراکشی باشندوں کو زیادہ سے زیادہ حصہ دینے کے متعلق حکومت فرانس کے وعدہ کو بھی پورا کروں گا۔ آپ نے مزید کہا میں دہشت پسندی کو بہرحال برداشت نہ کروں گا۔ جس جذبہ کے تحت میں کام شروع کرنا چاہتا ہوں دہشت پسندی اسے شدید نقصان پہنچائے گی۔

جنیوا کانفرنس میں برطانیہ جرمنی کو متحد کرنے کیلئے تجاویز پیش کریگا

امریکہ سے تعاون۔ معاہدہ شمالی اوقیانوس میں شمولیت اور جرمنی کا اتحاد برطانیہ کے تین بنیادی اصول ہیں

لندن ۸ جولائی کل برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ برطانیہ جرمنی کو متحد کرنے کا حامی ہے۔ اسی جذبہ کے تحت وہ جنیوا کانفرنس میں شرکت کرے گا —— مسٹر ایڈن نے دولت مشترکہ کے انگریزی بولنے والے ممالک کی ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ برطانیہ اپنے ان تین اصولوں پر سختی سے قائم رہے گا۔ (۱) وہ شمالی اوقیانوس کے دفاعی ادارے میں شامل رہے گا (۲) جملہ عالمی مسائل میں اپنے حلیف امریکہ کا ساتھ دے گا اور ہر ممکن طریق سے اس کے ساتھ تعاون کرے گا۔ (۳) جرمنی کو متحد کرنے کی کوشش کرے گا۔ آپ نے کہا برطانیہ کے نزدیک یورپ کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے جرمنی کا متحد ہونا ضروری ہے

برطانوی وزیر اعظم سے سوال کیا گیا کہ کیا برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کو بھی جنیوا کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے؟ آپ نے جواب میں کہا یہ ایک وسیع اور مختلف نوعیت کا سوال ہے۔ سردست میں اسکا جواب نہیں دے سکتا۔

ضلع ہزارہ سے ملحق قبائلی علاقہ پاکستان میں شامل کر لیا گیا

کراچی ۸ جولائی۔ پاکستان کے گورنر جنرل جناب غلام محمد نے ضلع ہزارہ سے ملحق قبائلی علاقہ کے باشندوں کی یہ درخواست منظور کر لی ہے کہ ان کے علاقوں کو پاکستان میں شامل کر لیا جائے۔ گورنر جنرل نے اس درخواست کے متعلق حکومت سرحد سے مشورہ کیا تھا حکومت سرحد نے ان علاقوں کو اپنے صوبہ میں شامل کرنے پر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے چنانچہ گورنر جنرل نے ایک فرمان کے ذریعے ان علاقوں کو سرحد کے ضلع ہزارہ میں شامل کرنے کا اعلان فرما دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان علاقوں کے تمام قبائل کے نمائندوں نے متفقہ طور پر یہ درخواست دی تھی۔

امریکہ غیر ممالک کو تین ارب ۸۲ کروڑ ڈالر کی امداد دیگا

واشنگٹن ۸ جولائی۔ امریکی سینٹ اور ایوان نمائندگان کی امور خارجہ کی کمیٹیوں کے مشترکہ اجلاس میں موجودہ مالی سال کے لئے تین ارب ۸۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کا غیر ملکی امدادی پروگرام منظور کر لیا گیا۔

۱۲ پاکستانی طلباء نیویارک میں تعلیم حاصل کریں گے

کوئٹہ ۸ جولائی۔ امریکی فیلڈ سروس انٹرنیشنل سکالرشپ کے زیر اہتمام دنیا کے مختلف ملکوں کے ۲۰۰ طالب علم جن میں ۱۲ پاکستانی بھی شامل ہیں۔ عنقریب امریکہ کے پبلک سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے نیویارک روانہ ہو جائیں گے اس کورس کی میعاد ایک برس ہے۔

متذکرہ ادارے کی طرف سے ابتدائی تعلیم اور ابتدائی صنعتی تربیت کا انتظام دنیا بھر کے نوجوانوں کے لئے کیا جا رہا ہے۔ طلبہ اسی ماہ اپنا کورس شروع کر دیں گے اور آئندہ برس جولائی میں اپنے گھروں کو لوٹ آئیں گے

اشتراکی چین کے متعلق امریکہ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

واشنگٹن ۸ جولائی۔ امریکی حکومت کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں شمولیت کے متعلق امریکہ کی پالیسی میں تبدیلی ہو گئی ہے۔

ترجمان نے برما کے وزیر اعظم کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں آپ نے کہا تھا کہ امریکہ کمیونسٹ چین کی اقوام متحدہ میں شمولیت کا اب اتنا مخالف نہیں رہا جتنا وہ پہلے تھا۔ ترجمان نے کہا یہ بیان قطعاً درست نہیں ہے۔ امریکہ آج بھی اس سلسلہ میں پالیسی پر گامزن ہے جس پر وہ پہلے تھا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ جولائی ۱۹۵۵ء

روس اور مذہب

روس کے سرکاری اخبار پروادا میں مانی کی معرفت رسالہ یادیں" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے "بعض مزدور بدستور مذہبی تہوار مناتے ہیں۔ دیہاتی آبادی خاص طور پر اس کی عادی ہے۔ روسی عوام کمیونسٹ پارٹی کی زیر قیادت مظاہر فطرت کی تسخیر کے لئے کوشاں ہیں اور انہیں مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔ عوام کی اکثریت مذہبی تعصبات سے گلوخلاصی کرا چکی ہے۔ لیکن آبادی کا پسماندہ حصہ ابھی تک مذہب کے غلط نظریات کے زیر اثر ہے۔ عیسائی کلیسا اپنی ساری تاریخ میں یہ پروپیگنڈا کرتا رہا ہے۔ کہ تائید ایزدی کے سامنے توہین آمیز انداز میں سر تسلیم خم کر دیا جائے۔ اس طرح کلیسائی تعلیم مزدوروں میں بے چارگی کا احساس پیدا کرتی رہی ہے۔ ان تعصبات کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ عوام میں اشتراکی تعلیم عام کی جائے کیونکہ مذہبی یادگاریں بڑی حد تک بے عملی کے رجحانات کا نتیجہ ہیں۔

(نوائے وقت لاہور ۸ جولائی)

گزشتہ سال بھی روس میں مذہب کے خلاف اسی قسم کا پروپیگنڈا وسیع پیمانہ پر کیا گیا تھا۔ مگر سویٹ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے حکم سے بند کر دیا گیا تھا کہ مذہب کے خلاف مہم بند کر دی جائے اب بھی فصل کی کاشت کے موقعہ پر یہ پروپیگنڈا شروع کیا گیا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ فصلوں کو نقصان پہونچا۔ تو اس کی ذمہ داری مذہب کے سر تھوپ دی جائے گی۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ روس جو بحیثیت مجموعی پہلے کبھی مذہب کا بہت دلدادہ تھا۔ اور تمام یورپ میں واحد ملک تھا۔ جہاں مذہب کی قدر تھی۔ آج اشتراکیت کے زیر اثر اس کے سربراہ مذہب کے کیوں اتنے دشمن ہیں۔ اس کا سیدھا سادہ آسان جواب تو یہ ہے۔ کہ چونکہ موجودہ اشتراکیت کے موجدوں نے اپنی آئیڈیالوجی کی بنیاد ہی الحاد اور مادہ پرستی پر رکھی ہے اور اشتراکیت نہ صرف یہ کہ مذہب سے انکار کرتی ہے۔ بلکہ عملاً مذہب کو سائنٹفک ترقی کے خلاف سمجھتی ہے۔ اور کلیسا کو پرولتاری انقلاب کا دشمن اور بورژوا کا حامی سمجھتی ہے اس لئے لازماً روسی حکومت جس میں اشتراکیت کے اصولوں پر حکومت بنائی گئی ہے اصولاً مذہب کی دشمن ہے۔ اور الحاد اور مادہ پرستی کو بطور ایک دین کے پھیلانا چاہتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ موجودہ اشتراکیت لامذہبی پر کیوں اتنا زور دیتی ہے۔ اخبار پروادا کے مذکورہ بالا مضمون میں اس کی ایک وجہ بیان کی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اشتراکیت سائنس کے ذریعہ تسخیر فطرت کرنا چاہتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مذہب کی رسومات میں جو وقت ضائع ہوتا ہے۔ اور عوام کے رجحانات پر جو اس کا اثر پڑتا ہے۔ وہ سائنٹفک ترقی کے منافی ہیں۔ اسی دلیل کی شاخ یہ دلیل بھی پروادا نے دی ہے کہ

"عیسائی کلیسا اپنی ساری تاریخ میں یہ پروپیگنڈا کرتا رہا ہے۔ کہ تائید ایزدی کے سامنے توہین آمیز انداز میں سر تسلیم خم کر دیا جائے۔ اسی طرح کلیسائی تعلیم مزدوروں میں بے چارگی کا احساس پیدا کرتی رہی ہے"

(نوائے وقت ۸ جولائی ۱۹۵۵ء)

یورپ میں موجودہ عیسائیت نے مذہب کا جو تصور پیش کیا ہے۔ اس کے پیش نظر پروادا کے یہ دلائل بالکل لاطائل نہیں سمجھے جا سکتے حقیقت یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت نے مذہب کو اور اللہ تعالیٰ کو جو محض خیالی اور وہمی تصور دے رکھا ہے۔ اب مغربی ذہنیت میں جو عقلیت میں اس قدر ترقی کر گئی ہے سما ہی نہیں سکتا۔ خاص کر رومن کیتھولک فرقہ نے مذہب کو محض غیر عقلی رسومات کا ایک پلندہ بنا رکھا ہے جس سے ان پڑھ اور کم عقل عوام تو ضرور متاثر ہوتے ہیں۔ اور ہوتے رہے ہیں۔ مگر آجکل کے زمانہ میں جب فلسفہ اور سائنس اتنی ترقی کر چکے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے اتنی ٹھوس مادی ایجادات ہو چکی ہیں۔ جن کو عوام بھی محسوس کرتے ہیں۔ کفارہ۔ عشائے ربانی۔ باپ بیٹا روح القدس کی تثلیث کی وحدت وغیرہ مسائل جو موجودہ عیسائیت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اور جن پر عیسائی فرقوں میں سے رومن کیتھولک فرقہ سب سے زیادہ زور دیتا ہے کسی طرح یورپ کے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔

عیسائیت سے پہلے یورپ بت پرستوں کا ملک تھا۔ اور یونانی اور رومن تہذیب جس کی بنا لادینی پر قائم رہی ہے۔ یورپ کے لوگوں کی فطرت پر مستحکم ہو چکی تھی۔ عیسائی پادریوں نے جنہوں نے شروع شروع میں یورپ میں عیسائیت کی تبلیغ کی۔ اس کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے بہت سی بت پرستانہ رسومات اختیار کر لی تھیں۔ تاکہ رسومات تو وہی رہیں مگر رسومات بجائے مختلف دیوتاؤں کے یسوع مسیح کے گرد جمع ہو جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ابتدائی عیسائی مبلغوں نے صرف دیوتا کا نام بدل دیا تھا۔ ورنہ باقی تمام رسومات بت پرستوں کی قائم رہنے دی تھیں۔ بلکہ بت پرستی کی تمام آئیڈیالوجی اپنا لی گئی تھی۔ یہاں تک کہ آج جس تہوار کو کرسمس کا نام دے کر بطور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم مولود بڑی دھوم دھام اور شان سے منایا جاتا ہے۔ قطعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم مولود نہیں ہے۔ بلکہ یورپ کے بت پرستوں میں سورج کی نئی پیدائش کا دن سمجھ کر جشن کے نوروز کے طور پر منایا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو "بڑا دن" بھی کہا جاتا ہے۔ یعنے جس روز شمالی نصف کرۂ ارضی میں دن بڑے ہونے شروع ہوتے ہیں جو ۲۵ دسمبر ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی واضح کیا۔ یورپ میں اشتراکیت مادہ پرستی اور الحاد منفرد نہیں ہے۔ بلکہ اس کے تقریباً تمام فلسفی اور سائنسدان خواہ وہ اشتراکی خیال کے ہوں یا نہ ہوں مادہ پرست اور الحاد پسند ہو گئے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف طبیعاتی اور ٹھوس تجربات اور مشاہدات میں مذہب کو الگ رکھا ہے۔ بلکہ اخلاق اور نفسیاتی قسم کے علوم میں بھی تمام ایسی باتوں کو الگ کر دیا ہے۔ جن کا تعلق مابعد الطبیعاتی احساسات سے ہو۔ اگرچہ علوم و فنون کی ترقی کے لئے یہ طریق کارآمد ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ یورپ عموماً اللہ تعالیٰ اور معاد کے تصورات سے بیزار ہوتا چلا گیا ہے۔ اور یہ نوبت پہونچی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ پروادا نے مذہب کے خلاف وہ دلائل دیئے ہیں۔ جن کا تذکرہ ہم نے اوپر کیا ہے۔ اور جیسا کہ ہم پہلے بھی کئی بار وضاحت کر چکے ہیں۔ یورپ میں یہ طرز فکر عیسائیت کے ان لادینی وہمی اور دور از قیاس تصورات اور رسومات کے رد عمل میں وجود میں آیا ہے۔ جو پولوسی عیسائیت نے یورپ کی بت پرست اقوام میں عیسائیت کو ترویج دینے کے لئے اختیار کر لئے تھے۔ اور جن کی کھوکھلی عمارت صلیبی لڑائیوں اور یورپ میں اسلامی فتوحات کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ تصادم سے یک لخت گر گئی۔ اور جو صحیح مذہبی نقوش بھی عیسائیت نے اہل یورپ کے دلوں پر بٹھائے۔ وہ بھی ساتھ ہی ملیا میٹ ہو گئے۔

افسوس ہے کہ یہ زمانہ ایسا تھا کہ مسلمان خود خانہ جنگیوں میں بے طرح پھنسے ہوئے تھے۔ اور انہیں نہ صرف یہ کہ یورپ میں تبلیغ کا ہوش نہیں تھا۔ بلکہ خود مسلمان اقوام کی تربیت بھی باحسن طریق سرانجام دینے کے ناقابل ہو چکے تھے۔ مسلمان بادشاہوں اور صاحب ثروت و اثر لوگوں کو تو اقتدار کی جنگ زرگری سے ہی فرصت نہ تھی۔ البتہ چند درویش تھے۔ جو اسلامی دنیا کے مختلف حصوں میں اسلام کی شمع روشن کرنے اور رکھنے کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ اور یہ شمع بھی ہندوازم اور عیسائی تصوف کے تاریک بادلوں کے پردوں میں گھری ہوئی تھی تاہم اللہ تعالیٰ کے وعدہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

کے مطابق اسلام کی شمع کو روشن رکھنے والے عظیم انسان پیدا ہوتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ تمام قدیم مذہبوں کے برخلاف اسلام

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

قادیان میں قربانی کا انتظام

از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب انچارج دفتر حفاظت مرکز

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب دستور سابق امسال بھی قادیان میں عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کیا گیا ہے جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی رقوم دفتر ہذا میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر ان کی طرف سے قربانی دی جا سکے رقم عید سے کم از کم ایک ہفتہ پہلے دفتر ہذا میں ضرور پہونچ جانی چاہیئے ایک قربانی کی اوسط قیمت پچیس روپے مقرر کی جاتی ہے۔

مرزا عزیز احمد انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۲ جولائی ۱۹۵۵ء

مصلحِ یونان ——— سقراط

— از مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی —

(۲)

ایک اور موقعہ پر اس نے کہا

"میں اپنے طریق سے ادھر اُدھر نہیں ہو سکتا اگر اس کی خاطر مجھے کئی دفعہ موت کو قبول کرنا پڑے۔ تو میں اس کے لئے تیار ہوں" (دی لائف آف گریک)

ایک اور موقعہ پر جیوری کے ایک سوال کے جواب میں کہا۔

"اگر میں کہوں کہ ملک بدر ہو جانا۔ اور اس وقت خاموش ہو جانا میرے خدا کی نافرمانی ہے۔ اور میرے مشن کے خلاف ہے تو شاید تم میری بات کو پاگل کی بڑ قرار دو گے۔ اور اس پر یقین نہیں کرو گے۔ لیکن میرے نزدیک یہ ایک حقیقت ہے۔ اور میں اس کے خلاف رد یہ اختیار نہیں کر سکتا"

افلاطون نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے۔ کہ وہ ایتھنز والوں کے لئے بطور مرسل اور مبلغ ہونے کا مدعی تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی صفائی میں عدالت کے سامنے یہ بیان دیا

"اے ایتھنز کے رہنے والو! میں یقیناً مجرم ہوں گا۔ اگر میں موت یا کسی اور وجہ سے اس مشن اور فرض کو بھول جاؤں۔ جو خدا کی طرف سے مجھ پر عائد کیا گیا ہے۔ کیونکہ خدا یہ حکم دیتا ہے۔ کہ مجھے فطرت کی راہ نمائی میں چلنا چاہیئے۔ اور ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے"

اس نے اپنے آپ کو روحانی معالج کے طور پر بھی پیش کیا ہے۔ اور اپنے مشن کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں۔ تا میں سب کو (بچوں اور بوڑھوں کو) ترغیب دلاؤں۔ کہ وہ اپنی روحانی حالتوں کی طرف توجہ دیں۔ اور اپنی روح کو اتنا پاکیزہ بنائیں۔ جتنا کہ ان سے ممکن ہے اپنی روحانی اصلاح کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ اور ایسا کرتے میں کسی کی امارت اور طاقت سے مرعوب نہ ہوں۔"

اس نے بذریعہ الہام اطلاع پا کر خدا تعالیٰ کی ہستی سے آگاہ ہونے اور اس سے بشارتیں اور بعض امور کے متعلق انذاری اطلاع پانے کا اعلان کیا ہے۔ اس نے اپنے الہامات رؤیا اور کشوف کو معین رنگ میں پیش کیا ہے۔ مثلاً اس کی موت کے لئے کوئی خاص تاریخ مقرر نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ فلاں جہاز جب آ جائے گا۔ تمہیں موت کی سزا دیدی جائے گی۔ اور اس جہاز کے آنے تک اسے جیل میں بھیجدیا گیا تھا۔ "فریتو" نامی ایک شاگرد اسے جیل میں ملنے گیا۔ اس نے سقراط سے کہا۔ میں آپ کو یہ بری خبر دینے آیا ہوں۔ کہ جہاز آج ایتھنز پہونچ رہا ہے۔ لیکن سقراط نے کہا میرا یہ خیال نہیں۔ فریتو نے کہا ایک شخص خشکی کے راستہ یہاں آیا ہے۔ اور اس نے بتایا کہ جہاز فلاں جگہ پہونچ چکا ہے۔ اور آج وہ یہاں آ جائے گا۔ سقراط نے کہا۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ وہ جہاز کل یہاں پہونچے گا۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک عورت میرے پاس آئی ہے۔ اس نے میرا نام لیا اور کہا تیار ہو جا۔ پرسوں جنت کے دروازے تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے۔"

اگر جہاز نے آج یہاں پہونچنا ہوتا۔ تو جنت کے دروازے پرسوں کیوں کھولے جاتے۔ کیونکہ جہاز کے آ جانے کے بعد یہ لازمی امر ہے۔ کہ مجھے کل موت کی سزا دے دی جائے اس لئے جہاز آج نہیں آئے گا۔ کل آئے گا اور پرسوں مجھے موت کی سزا دی جائے گی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک طوفان آیا۔ اور جہاز کو وہیں ٹھہرنا پڑا۔ اور دوسرے دن وہ اس شہر میں پہونچ سکا۔ چنانچہ تیسرے دن اسے زہر پلا کر مار دیا گیا۔ اس خواب کا ذکر افلاطون نے اپنی کتب میں کیا ہے۔

اسی طرح سقراط نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ

"گویا اس نے ایک چھوٹا سا پرندہ پکڑا ہے اور اسے اپنے سینہ سے لگایا ہے۔ اس کے بعد اس پرندہ کے بال و پر ظاہر ہوئے۔ اس نے اپنے پروں کو زور سے پھیلایا۔ اور تیزی سے ہوا میں اڑ گیا۔ نیز اس نے نہایت خوبصورت آواز میں گانا گایا۔"

دوسرے دن افلاطون کا باپ اسے سقراط کے سپرد کرنے آیا۔ سقراط نے افلاطون کو اپنی اس رؤیا کی تعبیر قرار دیا۔ اور بتایا کہ عنقریب افلاطون کو عظیم شہرت حاصل ہو گی۔ اور واقعہ بھی ایسا ہوا۔ افلاطون ایک عظیم شہرت کا مالک ہوا (تاریخ الفلاسفہ صفحہ ۸۳)

اپنے الہامی تجارب کو بیان کرتے ہوئے سقراط نے کہا۔

"مجھے یہ (خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا) شرف بچپن سے حاصل ہے۔ مجھے جب بھی ایسی آواز آتی ہے۔ وہ میرے لئے ایک نیا پیغام لاتی ہے۔ اور جو کچھ میں خود اپنے ارادہ سے کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے مجھے روکتی ہے۔"

موت کا فتوےٰ صادر ہونے کے بعد سقراط کی ذات کے متعلق بعض خیالات جو پھیل رہے تھے۔ ان کا ازالہ کرتے ہوئے کہا۔

"جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ موت کی سزا (جو میں نے اپنے لئے پسند کی ہے) ایک برا انجام ہے۔ وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو اپنی سنت قدیمہ کے تحت خدا تعالیٰ مجھے ضرور اس پر آگاہ کرتا۔ اور اس سے مجھے بچاتا۔ گویا نہ صرف وہ خود خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا دعوےٰ کرتا تھا۔ بلکہ وہ اس بات کا بھی قائل تھا۔ کہ اس سے قبل بھی بعض برگزیدہ افراد سے خدا تعالیٰ کا مکالمہ و مخاطبہ جاری رہا۔ اور اس طرح وہ انبیاء سابقہ کی صداقت کا اقرار کرتا ہے۔

سقراط موحد تھا۔ اس نے قدیم شعرا اور اہل مذہب (جو اپنے دیوتاؤں کو متضاد صفات سے متصف اور عجیب و غریب افعال کا فاعل مانتے تھے) کی تکذیب کی۔ اور لوگوں کو بتایا کہ خدا تعالیٰ خالق کل ہے اور جسم اور مادہ سے بری ہے۔ اس نے ایک قادر مطلق اور ہمہ دان خدا کے تصور کو اور اس وقت کے رائج طریق عبادت دونوں کو تسلیم کیا ہے۔ اور ان دونوں کے بین بین اپنے مذہب کی بنیاد رکھی ہے۔ اس نے خدا کی ہستی کو نہ صرف قدرت کے مظاہر اور دیرینہ عقائد کی گواہی سے تسلیم کیا۔ بلکہ اس کے متعلق خود بذریعہ الہام اطلاع پا کر آگاہ ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ اسکی روح کسی بالائی قوت کے قبضہ میں ہے۔ جو اسے ہر برائی سے روکتی ہے۔ اگرچہ اس اندرونی آواز کی اطاعت نے سقراط کو سیاسیات سے باز رکھا۔ لیکن اس نے اپنے معاشرتی فرائض کو جنگ اور امن دونوں زمانوں میں پوری طرح ادا کیا۔

وہ فرشتوں پر یقین رکھتا تھا۔ اور اس کا یہ عقیدہ تھا کہ کائنات کے مختلف کام ان کے سپرد ہیں۔ وہ یقین رکھتا تھا کہ خدا تعالےٰ اپنی مرضی کو اپنے نیک بندوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے فرشتے اس کے نیک بندوں سے کلام کرتے ہیں۔

وہ قضاء و قدر پر ایمان رکھتا تھا اور علم انسانی کو محدود قرار دیتا تھا۔ اس نے بہت سے مسائل کو علم انسانی کے ماوراء قرار دیا ہے۔ اس کا اصلی میدان "حقوق العباد" تھا۔ اور ان کی بجا آوری کو وہ سب سے بڑی عبادت سمجھتا تھا۔ اور اسے آدمیت کی پہلی شرط قرار دیتا تھا۔

اس کے نزدیک علم صحیح کا جاننا ضروری تھا۔ کیونکہ جہاں علم صحیح ہو گا۔ وہاں عمل صحیح کا وجود لازمی ہے۔ کوئی شخص علم کے ہوتے ہوئے بدی کو نیکی پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ برائی کو برائی جانتے ہوئے کوئی اس کا مرتکب نہیں ہو گا۔ وہ علم کو تمام اعمال حسنہ کا منبع اور مدار قرار دیتا تھا۔ اس نے ہر کار آمد اور نفع مند کام کو نیکی قرار دیا۔ اور کہیں کہیں اس نے بعض صفات کو انسان کا مابہ الامتیاز اور اچھی کے مطابق افعال کے سرزد ہونے کو نیکوکاری قرار دیا ہے

وہ علم کو دنیا اور اصلی قیمت پر فروخت کرنے کے خلاف تھا۔ اور بالعموم یہ کہا کرتا تھا کہ تعلیم الاخلاق کو روزی کا ذریعہ بنانے پر مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے۔ کیا یہ بات معلم کیلئے کافی نہیں کہ اس نے ایک شخص کی اصلاح کر دی ہے۔ اور شاگردوں میں سے ایک حصہ کو اپنا محب بنا لیا ہے۔ کیا یہ اعلےٰ اور دائمی نفع نہیں پھر تعلیم کے بدلہ میں دنیا کمانا کہاں تک درست ہے۔

ایک موقعہ پر اس نے ایک سوفسطائی کو اس طور پر جواب دیا۔ کہ ایک باغ کا مالک پھلوں کو "تحفۃً" دوستوں کو دیتا ہے۔ اور منڈی میں بیچتا بھی ہے۔ لیکن تحفہ میں پھلوں کا دینا اور انہیں منڈی میں "قیمتاً" بیچنا برابر نہیں۔

سقراط مادیت سے ہٹ کر روحانیت کی تعلیم دیتا تھا۔ اور قول سے زیادہ عمل کو ضروری اور موثر خیال کرتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ آزادی کا انتہا کو پہونچ جانا ڈیماکریسی کے اختتام کا پیغام ہے کیونکہ کسی چیز کا حد سے گزر جانا مخالف سمت میں ردعمل پیدا کرتا ہے۔ بہت زیادہ آزادی چاہے وہ حکومت کے لحاظ سے ہو۔ یا افراد کے لحاظ سے۔ قوم کو غلامی کی طرف لے جاتی ہے۔

درخواست دعا

برادرم ملک بشیر احمد صاحب جو کہ دفتر رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز میں کام کرتے ہیں۔ وہ بعض محکمانہ مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ احباب اور درویشان قادیان سے گزارش ہے۔ کہ ان کی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک گل محمد صینا تفنا ربوہ

وہ اپنے شاگردوں کو اس امر کی تعلیم دیتا تھا کہ جس حکومت میں رہو۔ اس کے فرمانبردار رہو اگر انہیں دنیا میں امن قائم رکھنا مقصود ہے تو انہیں اپنے مطالبات امن سے منوانے چاہئیں۔ اگر انہیں حکومت پر کوئی اعتراض ہو تو بجائے بغاوت کرنے کے اس ملک کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور ایسی حکومت کے زیر نگین بس جانا چاہیئے۔ جو خدا تعالےٰ کے احکام کو بجا لانے میں کوئی روک نہ پیدا کرتی ہو۔

اس کے نزدیک سب سے زیادہ بیوقوف وہ شخص ہے۔ جو فتنہ خفتہ کو بیدار کرے اور جو کام آسانی سے سرانجام دیا جا سکے۔ اس کے لئے لڑے اور جھگڑے۔ ایک عزورت مند شخص کو (چاہے اسے اپنی طاقت پر کس قدر بھروسہ ہو) مناسب نہیں کہ اپنی ثروت پر اعتماد کر کے دشمن سے متعرض ہو۔ تریاق چاہے موجود ہی ہو۔ لیکن اس کی امید پر زہر ہلاہل پینا عقلمندی کی علامت نہیں۔

اس کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ انسانی روح خدا تعالےٰ کے نور کا ہی ایک حصہ ہے۔ اس نے دعا اور قربانی پر بھی زور دیا ہے مگر دعا کے ذریعہ مشیت الٰہی کے تبدیل ہونے کے متعلق اسے یقین نہیں تھا۔ وہ دعا کا صرف یہ مطلب سمجھتا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ سے جو ہمارے لئے بہتر ہو۔ طلب کیا جائے وہ سیم وزر کی دعا نہیں مانگتا تھا۔ جو چیز اس کے لئے بہتر ہو اسے طلب کرتا تھا۔ افلاطون نے اپنی کتب میں اس کی بعض دعاؤں کو نقل کیا ہے

سقراط نے حصول علم کو نیکی قرار دیا ہے۔ اور تمام علوم کو انسانی پہنچ کے اندر قرار دیا ہے۔ وہ قوت عمل کا قائل تھا اور ہر رائے کو عملی جامہ پہنانے پر زور دیتا تھا۔ وہ حقیقی علم کی یہ تعریف کرتا تھا۔ کہ جو انسانوں کو حقائق سے آگاہ کر دے۔

وہ یقین رکھتا تھا۔ کہ اگر انسانوں کو انصاف اور نیکی اور رواداری کے طریق معلوم ہو جائیں۔ تو وہ خود بخود قدرتی طور پر نیک اور روادار ہو جائیں گے۔ وہ گناہ کو لاعلمی کی وجہ سمجھتا تھا۔ اسلئے بحث مباحثہ اور تبادلہ خیالات کو ضروری سمجھتا تھا۔ وہ یقین رکھتا تھا کہ اگر وہ یا اس کے پیرو نیکی کی تمام قدروں کو دریافت کر کے لوگوں کے سامنے بیان کر دیں۔ تو یقیناً دنیا میں نیکی غالب اور گناہ مغلوب ہو جائے۔ بیشک اس کی تعلیم ترغیبی تھی۔ عملی نہیں تھی۔ لیکن وہ اپنی عظیم الشان قوت عمل۔ اعتماد۔ یقین اور ایمان کی مدد سے اسے پھیلانے میں کامیاب ہوا۔ اور اس کے لئے بخوشی اپنی جان بھی پیش کر دی۔

سقراط کا نظریہ بقیہ تلاش

کرو۔ اور تعلیم کی جڑ تک بحث اور مباحثہ کے ذریعہ پہنچو۔ اس کے مقابلہ میں سوفسطائی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ سچائی ایک اضافی بات ہے۔ کسی ملک میں ایک کام بدی شمار ہوتا ہے۔ تو دوسرے ملک میں وہی کام نیکی شمار ہوتا ہے۔

وہ تعدد ازدواج کا قائل تھا اور اس قسم کا عقیدہ رکھتا تھا۔ کہ جب جنگ کے نتیجہ میں یہ صورت پیدا ہو جائے۔ کہ عورتیں زیادہ ہو جائیں۔ اور مرد کم تو مردوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کر لینی چاہئیں۔ تا قوم اپنے اخلاق کے معیار سے گر نہ جائے۔

سقراط کے نظریات سے اس کے کئی شاگردوں نے متعدد مکاتیب فکر کو جنم دیا بعض نے اس کے ایک نظریہ کو ترجیح دی۔ اور بعض نے کسی دوسرے نظریہ پر اپنی تمام تر توجہ مبذول کر دی۔ بعض شاگردوں نے سقراط کے نظریات کو پہلے علماء کے فلسفہ سے تطبیق دینے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح علم الاخلاق مذہب۔ اور معاشرتی مسائل فلسفہ کا ایک حصہ بن گئے۔ اس کے شاگردوں میں سب سے افضل افلاطون تھا۔ اور سقراط کے متعلق زیادہ معلومات اس کی کتب سے ملتی ہیں

ابتداء میں اس کے عقائد پر فیثاغورس اور آرفیس کے نظریات نے بھی اثر کیا ہے مگر اس کی تعلیمات میں آرفیس کے نظریات پر کڑی تنقید بھی ملتی ہے۔ اس کے مزاج میں تصوف کو بہت دخل تھا۔ وہ مخالفت کے اندھیروں میں امید کی شعاع سے کبھی مایوس نہیں ہوا تھا۔

چونکہ سقراط ہر قسم کے دعاوی علم و فضیلت کو اپنے عمل سے جانچتا تھا۔ اور جاہل اقتدار پسند ریاکار سوفسطائی سب کی قلعی کھولتا تھا۔ اسلئے بہت سے لوگ اس سے بیزار ہو گئے۔ پرانے خیال کے مذہبی لوگ پہلے ہی بدگمان تھے۔ جب سیاسی اور ملکی معاملات میں بھی اس نے حق گوئی اور بحث و نکتہ چینی جاری رکھی۔ تو حکومت اور جمہوریت پسند دونوں انتہا پسند لوگ اس کے خلاف ہو گئے ۳۹۹ سنہ قبل مسیح میں اس پر الزام لگایا کہ وہ لامذہب ہے اور مسلم خداؤں کی بجائے نئے معبودوں کی پرستش کرانی چاہتا ہے۔ اور دوسرے نوجوانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ وہ جیوری جس کے سامنے سقراط کا مقدمہ پیش ہوا۔ تین ججوں پر مشتمل تھی۔ جن میں سے ایک ممبر "مالیطوس" نامی شاعر تھا۔ اور دوسرے دو ممبر حکومت کے معززرکن "اپنی طوس" اور "لائی کان" تھے "مالیطوس" نے ذیل کے الفاظ میں سقراط کے مقدمہ کا فیصلہ لکھا۔

"سقراط بدی کا مرتکب ہوتا ہے یعنی وہ ہمارے دیوتاؤں پر ایمان نہیں لاتا۔ اور ان کی بجائے نئے خیالات کی اشاعت کرتا ہے دوسرے وہ نوجوانوں کو ورغلاتا ہے

سزا — اور — موت"

ایتھنز میں عوام کو ایک دوسرے پر گرفت کرنے کی عام اجازت تھی۔ ہر کوئی مجاز تھا۔ کہ ملک کی کسی بڑی سے بڑی ہستی پر الزام لگائے اور اسے عدالت میں پیش کرے۔ اگر الزام لگانے والا پنچایت کے ۱/۵ حصہ کی رائے حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ تو اسے ایک بھاری رقم بطور ہرجانہ ادا کرنا پڑتی۔ اور یہ قانون اسلئے بنایا گیا تھا۔ کہ تا کوئی غلط طور پر کسی پر الزام نہ لگائے۔ اس قانون کا اطلاق ہر شخص کے پر ہوتا تھا۔ چاہے وہ لکھ پتی ہو یا مفلس و قلاش۔ مقدمہ کی سماعت کے لئے ججوں کا بورڈ مقرر کیا جاتا تھا۔ تا اس کے ممبر ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے سے مشورہ کر سکیں اور تا کسی پر قانون کے ناجائز طور پر اطلاق

پا جانے کے امکانات کم ہو جائیں۔ اس زمانہ میں پھانسی کا رواج نہیں تھا۔ جیوری جس کے متعلق موت کی سزا کا فیصلہ کرتی۔ اسے زہر پلا دی جاتی۔ اور اس طرح اسے موت کی آغوش میں سلا دیا جاتا۔ بعض اوقات بھاری رقوم ہرجانہ کے طور پر لے کر مجرم کو چھوڑ دیا جاتا تھا۔ سقراط کے متعلق بھی یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ اسے زہر پلا کر ختم کر دیا جائے۔ موت کی سزا کی تاریخ معین نہیں کی گئی تھی۔ ہاں یہ بتایا گیا تھا کہ فلاں جہاز کے آنے تک سقراط کو جیل خانہ میں بند کر دیا جائے۔ (باقی)

مکتوب لندن

الفضل کے نامہ نگار خصوصی سے ★

یہاں آکر پہلے تو یہ پتہ نہ چلتا تھا کہ کونسا اخبار پڑھا جائے۔ یہاں سب سے اچھا اخبار تو Times سمجھا جاتا ہے۔ مگر دوسری اخبارین کچھ کم نہیں۔ اور ہر ایک کی الگ الگ خصوصیات ہیں۔ دن میں کئی کئی ایڈیشن شائع ہوتے ہیں۔ صبح کے علاوہ چھپنے والے اخبارات میں Local رنگ زیادہ ہوتا ہے۔ لوگ اخبارات پڑھنے کے بہت شوقین ہیں۔ بسوں میں۔ ٹرینوں میں کوئی کسی سے بات نہیں کرتا۔ ہر ایک کے پاس اخبار ہوتا ہے۔ اور وہ اپنا دلچسپی کا کالم پڑھ رہا ہوتا ہے۔ بعض اخبارات جرائم وغیرہ کی خبریں شائع کرنے کے لئے مخصوص ہیں۔ بچوں کے الگ اخبار ہیں۔

اکثر اخبارات کا دعوےٰ ہے کہ ان کی اشاعت لاکھوں سے کم نہیں۔ ایک اخبار کا دعوےٰ ہے کہ وہ دنیا کے تمام اخبارات سے زیادہ چھپنے والا ہے۔ اور یہ دعوےٰ غلط نہیں —— اخبارات کو مکمل آزادی حاصل ہے۔ اور جو خبر شائع ہو۔ اس کی صحت پر فخر کرتے ہیں۔ مختلف ممالک کے کونے کونے سے اپنے نامہ نگاروں کی خبروں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں ارجنٹائن میں جو کچھ ہوا۔ مختلف اخبارات کے نمائندے ارجنٹائن سے برازیل جا کر وہاں سے بذریعہ ٹیلیفون خبریں بھیجتے رہے اور یہاں مختلف ایڈیشنوں میں آتی رہیں۔

یہ ملک انڈسٹریل ملک ہے۔ مگر کمیونسٹوں کے خلاف بہت جذبہ پایا جاتا ہے۔ پچھلے الیکشن میں ایک سیٹ بھی Communist کو نہیں ملی۔ اور صرف پچاس ہزار ووٹ تمام حلقوں سے ملے ہیں۔

لوگ آئندہ جنگ سے بہت خوف زدہ ہیں۔ اور دل سے چاہتے ہیں کہ مستقل امن کی صورت پیدا ہو جائے۔ مگر تیاری میں برابر مصروف ہیں۔ اسلئے ایٹلی پارٹی کو زیادہ ووٹ نہیں ملے۔ وہ ہائیڈروجن بم کے پورے حق میں ہیں۔

ملکہ کی یہاں بہت عزت کی جاتی ہے۔ اور محبت اور اخلاص کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بلکہ پرستش کی جاتی ہے۔

یہاں کی اخبارات میں پاکستان کا بہت کم ذکر یا خبر ہوتی ہے۔ —— عام لوگ پاکستان کو ہندوستان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں البتہ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو پاکستان کی مشکلات کو سمجھتے ہیں۔ اور دریافت کرتے ہیں کہ نہروں وغیرہ کا مسئلہ پاکستان کس طرح حل کر رہا ہے۔ انگریز قوم سخت محنتی ہے۔ وقت کی یہاں بہت قدر کی جاتی ہے۔ سوائے Sex کے مسئلے کے باقی اخلاق نہایت عمدہ اور قابل تقلید ہیں۔

میری والدہ محترمہ کی وفات

ایک دیندار ماں کی برکات

از چودھری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال

میری والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ (اہلیہ محترم چودھری غلام محمدؓ صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ) بتاریخ ۱۷ر جون ۱۹۵۵ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۶ بجے صبح وفات پاکر اپنے خالق و مالک آقا کے حضور پہنچ گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا وجود ہمارے لئے بہت سی برکات کا موجب تھا۔ سب سے بڑی برکت یہ ہے۔ کہ احمدیت جیسی نعمت عظمیٰ ہمیں انہی کے طفیل ملی۔ ورنہ ہمارا خاندان ایک دنیادار اور پیر پرست تھا۔ محترم والد صاحب حنفی المذہب اور پیر پرست تھے۔ جب میری والدہ صاحبہ کے ساتھ ان کا نکاح ہوا۔ تو چونکہ میرے نانا صاحب محترم حضرت چودھری عمر الدین صاحب (مرحوم) ساکن قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ اہلحدیث تھے۔ اس بنا پر محترم والد صاحب پہلے اہلحدیث ہوئے۔ اور پھر جب نانا جان مرحوم احمدی ہوئے۔ تو بعد تحقیق محترم والد صاحب نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۹۰۴ء میں بیعت کر لی۔ اور صحابہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔

محترم والد صاحب کا احمدیت میں داخل ہونا تھا۔ کہ انہوں نے دین اور روحانیت میں ترقی کرنی شروع کی۔ اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے خدمت دین اور خدمت خلق کی توفیق ملی۔ احمدیت کے طفیل ہمیں صرف دین اور روحانیت ہی نہیں ملی۔ بلکہ دنیاوی عزت اور وجاہت کا رتبہ بھی ملا۔ ہم احمدیت کی برکات دینی و دنیوی لحاظ سے اپنے بال بال میں محسوس کر رہے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔

جس پیر کا ہمارا خاندان معتقد تھا۔ ان کا نام سید حسن شاہ صاحب ساکن شو پیاں تحصیل کلگام ضلع اسلام آباد ریاست کشمیر تھا۔ اور ان کا ڈیرا ہمارے مکان پر ہی ہوتا تھا۔ یہ پیر حنفی المذہب تھے۔ اور ہمارے علاقہ میں بہت لوگ ان کے مرید تھے۔ اور ان کا اپنے مریدوں پر بہت دبدبہ اور رعب تھا۔ بڑے بڑے جابر اور معزز زمیندار ان کی ناراضگی کی تاب نہیں لا سکتے تھے۔ ان پیر صاحب کو بہ نسبت دوسرے مریدوں کے ہمارے خاندان کے ساتھ خاص تعلق اور انس تھا۔ جب محترم والد صاحب احمدی ہوئے۔ تو پیر صاحب بہت ناراض ہوئے۔ ایک دفعہ محترم والد صاحب مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے۔ تو پیر صاحب نے دیکھ کر کہا۔ کہ اب نمازوں کی کیا ضرورت ہے۔ تم نے تو "نیا نبی" بنا لیا ہے۔ اور میرے نانا صاحب کا نام لے کر کہا کرتا تھا۔ کہ اس کی لڑکی نے یہ گھر خراب کر دیا ہے (یعنی احمدیت کی وجہ سے) حالانکہ اس محروم ہدایت کو کیا علم تھا۔ کہ خراب نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سنور گیا ہے۔ اور برکتوں سے مالا مال ہوا ہے۔

ایک روز پیر صاحب نے کسی رنگ میں ناراضگی کا سخت اظہار کیا۔ اور میری دادی صاحبہ محترمہ جو اس کی بہت معتقد تھیں۔ اس کو برداشت نہ کر سکیں۔ اور پیر صاحب کو جو اپنے احسانات کا ذکر کر رہے تھے۔ سختی کے ساتھ جواب دیا۔ اور کہا۔ کہ "ہمیں خدا کو سونپو" "اور پھر خدا تعالےٰ تمہیں ہمارے گھر نہ لائے"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ پھر ہمارے گھر نہ آئے۔ اور کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہو گئے۔

ہمارے ہاں سے پیر صاحب کے چلے جانے کے بعد محترمہ دادی صاحبہ نے بھی بیعت کر لی۔ اور بعد میں وصیت بھی کی۔ اور ۱۴ر نومبر ۱۹۲۴ء کو بروز جمعۃ المبارک اسی وقت وفات پائی۔ جس روز اور جس وقت میری والدہ محترمہ نے پائی۔ محترمہ دادی صاحبہ کو امانتاً مقامی قبرستان میں دفن کیا گیا تھا۔ لیکن تابوت کے بوسیدہ ہو جانے کے باعث مقبرہ بہشتی قادیان میں نہ لے جایا جا سکا۔ اور اب وہاں ان کا کتبہ نصب ہے۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا وارفعھا۔

میری دادی صاحبہ اور والدہ صاحبہ کا جمعۃ المبارک کے روز اور اسی وقت فوت ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ انہیں ایک باطنی مناسبت اور باہمی خاص محبت تھی۔ میری والدہ جس قدر اطاعت اور خدمت کر سکتی تھیں۔ وہ بجا لاتی تھیں۔ دونوں ساس بہو کا تعلق قابل رشک تھا۔ یہ عجیب توارد ہے۔ کہ صرف وفات کے دن اور وقت کی ہی مماثلت نہیں۔ بلکہ گھر کے جس حصہ میں میری دادی محترمہ نے وفات پائی۔ اسی حصہ میں محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات ہوئی ہے۔ اور جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد جس طرح علاقہ کے احمدی مخلصین نے دادی صاحبہ مرحومہ کا جنازہ ادا کیا۔ اسی طرح جمعہ کے روز بعد نماز عصر والدہ صاحبہ مرحومہ کا جنازہ علاقہ کے مخلصین کی ایک بہت بڑی جماعت نے ادا کیا۔

میری والدہ محترمہ نے قرآن مجید اور دینیات کی تعلیم اپنے والدین کے گھر میں ہی ایک عالم دین سے حاصل کی تھی۔ اسی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ کہ آپ دینی مسائل سے خوب واقف تھیں۔ اور دین کی پورے طور پر پابند تھیں۔ صفائی پسند تھیں۔ صفائی پسندی کی یہ حالت تھی۔ کہ سلسلہ کے بعض بزرگ اس بات کی تعریف کرتے تھے کہ عموماً بچوں والی مستورات کے اپنے کپڑے اور بسترے وغیرہ گندے اور میلے کچیلے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے نہایت صاف اور ستھرے ہیں۔

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کثرت سے رشتہ داروں۔ دوستوں اور سرکاری اور سلسلہ کے کارکنوں کی آمد و رفت کو دیکھا ہے۔ اور بڑی بڑی تقاریب جلسوں اور مناظروں کی آئی ہیں۔ لیکن اپنے ہاتھ سے والدہ محترمہ کھانے تیار کرتی رہیں۔ باوجود صفائی کے لباس میں سادگی تھی۔ اور آپ پردہ کی سختی سے پابند تھیں۔ طبیعت میں مداہنت اور منافقت نام کو نہیں تھی۔ دنیاوی رسوم جو خلاف شریعت تھیں۔ ان سے نفرت تھی۔ والد صاحب کی دینی خدمات میں میری دادی صاحبہ اور والدہ صاحبہ معین و مددگار تھیں۔ سچ فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تربت یداک علیک بذات الدین۔ کیونکہ دیندار مائیں ہی ہیں جو اپنی اولاد اور نسل کو جنت کا وارث بناتی ہیں۔ الجنۃ تحت اقدام امہاتکم۔

اپنی والدہ محترمہ کی وفات کے سلسلہ میں جو میں نے اپنی دادی صاحبہ محترمہ کے حالات اور سپرٹ کا ذکر کیا ہے۔ یہ نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ محترمہ والدہ صاحبہ کی سپرٹ کے ساتھ یہ لازم اور ملزوم تھا۔ کیونکہ جہاں ہم سب بہن بھائیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں والدین کا حصہ ہے۔ اسی طرح دادی صاحبہ محترمہ کا ہے۔ انہی کی تربیت اور اخلاص کا نتیجہ ہے کہ مجھے اور میرے بیٹے عزیز سعید احمد بی اے آنرز درویش و واقف زندگی قادیان کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔

والدہ صاحبہ محترمہ عرصہ دس سال سے بوجہ اعصابی اور وجع المفاصل کے بیمار تھیں۔ اور عرصہ ایک سال سے دماغ پر زیادہ اثر پڑ گیا تھا۔ پہلے ڈاکٹری علاج کرایا جاتا رہا۔ اب دو ماہ سے یونانی علاج شروع تھا۔ ۱۵ر جون کو اچانک کمزوری شروع ہو گئی۔ اور وہ بڑھتی گئی۔ ساتھ ہی کچھ حرارت بھی تھی۔ آخر ۱۷ر جون ۱۹۵۵ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۶ بجے صبح ہمیں مغموم اور محزون چھوڑ کر اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ محترمہ کی اولاد تین بیٹے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ جو بفضل تعالیٰ سب کے سب مخلص احمدی اور سلسلہ کے جاں نثار خادم ہیں۔ الحمد للہ۔ مرحومہ محترمہ بہت پرانی موصیہ تھیں۔ لہذا امانتاً ان کو مقامی قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔ مجھے سخت صدمہ ہے کہ میں بوجہ اپنے حلقہ میں دورہ پر ہونے کے اپنی پیاری اور محسنہ ماں کی آخری زیارت نہیں کر سکا۔ وفات کی اطلاع ملنے پر جب میں گھر آیا۔ تو اپنی والدہ کے وجود سے اس کو محروم پایا۔ اور صرف قبر پر حاضر ہو کر دعا کی۔ میں اپنے دوستوں بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جہاں میری والدہ محترمہ کی مغفرت اور بلند درجات کے لئے دعا کریں۔ وہاں میری دادی صاحبہ کو بھی ساتھ شامل رکھیں۔ نیز یہ کہ ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تنگ نظری اور استبداد

(ادارہ کا ان سے متفق ہونا ضروری نہیں)

محترم وحید احمد صاحب کا مراسلہ ۲۸ر جون کے جنگ میں پڑھا۔ جس میں انہوں نے مولانا مودودی کے تازہ فرمان جس میں انہوں نے اپنے ہمدردوں کو مشورہ دیا تھا۔ کہ میری مدافعت میں کوئی صاحب مراسلہ یا مضمون تحریر نہ کریں کی خلاف ورزی کر کے مولانا صاحب کی عظمت کو خود ہی کھوکھلا کر دیا ہے۔ وحید صاحب کو شکایت ہے۔ کہ جماعت اسلامی کی زبان بندی کیوں کی جاتی ہے۔ اور انہیں ملا کا لقب کیوں دیا جاتا ہے۔ اس کا جواب ان کو جماعت اسلامی کے نظریات اور اعمال سے مل جائے گا جس جماعت کا نظریہ یہ ہو کہ اگر کوئی شخص ان کے مخصوص معانی اور تفاسیر کا قائل نہیں تو وہ مرتد سمجھا جائے۔ اور اس کے لئے قتل کی سزا کا مستوجب ہو۔ اس جماعت کو آخر کیسے اس بات کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ کہ لوگوں کو تشدد پر ابھارے۔ یہ وہ تنگ نظر پارٹی ہے۔ جو طاقت کے بل پر دوسروں سے اپنے نظریات منوانے کی قائل ہے۔ یہاں تک کہ اشاعت اسلام کی یہ ایک ہی ترکیب جانتے ہیں۔ یعنی بزور شمشیر غیر مسلموں کو مسلمان بنایا جائے اس نظریہ کی وجہ سے شہید ملت کو سید اکبر نے گولی مارنا جائز سمجھا۔ اور اگر مولانا مودودی جیسے حضرات کو کھلی چھٹی دے دی جائے۔ تو آئے دن کسی نہ کسی کا لیڈر یا سیاسی پارٹی کا قائد قتل ہوتا رہے۔ ضروری ہے۔ کہ تمام ایسے حضرات کی سیفٹی ایکٹ کے ماتحت زبان بندی کر دی جائے۔ جو اپنے مخصوص نظریات کو دوسروں پر زبردستی ٹھونسنا چاہتے ہیں۔

باقی رہا قادیانی مسئلہ کا سوال تو مودودی صاحب کو چاہیئے۔ کہ صرف اسی ایک مسئلہ پر ہی بس نہ کریں۔ بلکہ لگے ہاتھوں شیعہ۔ منکرین حدیث۔ بریلوی اور اسماعیلیوں کے مسئلے وغیرہ لکھ ڈالیں۔ کیونکہ یہ لوگ بھی تو آخر مولانا اور ان کے ہمخیالوں کو کافر سمجھتے اور کہتے ہیں۔ اور مولانا اور ان کے ہمخیال ان کو کافر کہتے ہیں۔ اگر فتوے دیکھنے ہوں۔ تو عدالت کی رپورٹ ملاحظہ کریں۔ آخر قادیانیوں کا قصور وحید صاحب یہی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ رائے عامہ دوبارہ ان کے خلاف ہو گیا تھا۔ اس لئے مولانا مودودی نے آٹھ نکاتی پروگرام میں یہ نکتہ بھی شامل کر دیا۔ اب رہا کا سوال تو اس کے لئے مولانا ابو الحسنات محمد احمد قادری حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا مرتضےٰ احمد خان میکش کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔ راحت حسین کراچی (جنگ یکم جولائی ۵۵ء)

”احمدیت میں داخل ہو کر تمہیں سولی پر چڑھنا ہو گا“ ۔ سالِ رواں کے وعدے جلد پورے کریں!

اللہ تعالیٰ کے بڑے فضلوں اور احسانوں میں ایک بڑا فضل اور احسان تحریک جدید کے مجاہدوں پر یہ ہے کہ وہ سالہائے سال سے تحریک جدید کے چندے کو سو فیصدی ادا بلکہ اس سے بھی زیادہ ادا کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ کسی سے ادا کرنے میں توقف ہو گیا تو اس نے تلافی مافات کے طور پر وعدہ سے زیادہ ادا کر کے اس کا کفارہ ادا کیا۔ اس طرح بفضل خدا تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی سے بھی زیادہ ادا ہو گیا۔ لیکن اس سال خلاف معمول کمی زیادہ ہو گئی ہے۔ اور تحریک جدید کے چندہ میں یہ کمی اس وجہ سے ہے کہ تحریک جدید کا دفتر بھی کما حقہ اپنا فرض ادا نہیں کر سکا اور احباب نے بھی اس میں سستی اور غفلت سے کام لیا ہے۔ جو ایک لازمی نتیجہ تھا۔

اب دفتر کی طرف سے احباب کرام کو جبکہ سات ماہ کا عرصہ گذر گیا ہے توجہ دلائی جارہی ہے چنانچہ نوشہرہ چھاؤنی کے سیکرٹری مال مکرم عبد الستار صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ جو اپنے فرض کے ادا کرنے میں مستعدی اور ہوشیاری سے کام لیتے ہیں اور اپنی جماعت کے تحریک جدید کے چندوں کو سو فی صدی ادا فرمایا کرتے ہیں اطلاع دیتے ہیں کہ میں نے سلسلہ کی مالی تنگی اور مشکلات کو دیکھ کر ۳۰ جون کو جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد احباب میں تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اعلےٰ مقاصد و اغراض کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ احباب اپنے چندہ تحریک جدید کو جلد سے جلد ادا کر دیں۔ اور میں نے یہ اقدام اس لئے بھی کیا کہ جولائی کے اوائل میں احباب کو تنخواہ وغیرہ بھی مل جائے گی۔ ان کے لئے سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر ادا کرنے میں خاص توجہ ہو گی۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۰۷/۸/- روپے تو نقد وصول ہو چکے ہیں اور باقی وعدوں کی تھوڑی سی رقم رہ گئی ہے جو انشاء اللہ ماہ اگست میں ادا ہو جائے گی اور اس طرح بفضل خدا جماعت نوشہرہ چھاؤنی کا وعدہ اگست ۵۵ء کے آخر میں سو فیصدی ادا ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ احباب نوشہرہ اور خادم صاحب کو جزائے خیر دے اور باقی احباب کو بھی توفیق بخشے۔ کہ وہ اگست میں ہی اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیں۔ کیونکہ تحریک جدید کے چندہ میں اس سال غیر معمولی کمی ہو رہی ہے۔ جو محض سستی اور غفلت کا نتیجہ ہے۔

تحریک جدید کے مجاہد اگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد ذیل کو ذہن میں حاضر کر لیں۔ تو وہ باوجود ذاتی مشکلات کے بھی اپنے چندہ تحریک جدید کو اوّل تو اسی ماہ جولائی میں ورنہ اگست میں پورا کر دیں۔

”آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا اور میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ پس اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے اور کچھ نہیں“

پھر ۲ جون ۱۹۴۸ء کی مجلس عرفان میں بعد نماز مغرب فرمایا:۔

”یاد رکھو! صرف جذبات کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر یقین کر لینا ہماری مشکلات کو دور نہیں کر سکتا۔ یہ سمجھ لینا کہ خدا خود ہماری مدد کرے گا۔ اور اپنے معجزات اور نشانات سے اپنے دین کی نصرت اور مدد کرے گا اور ہم اپنے کام میں سست رہیں اور غفلت برتیں۔ تو یہ ہمیں کامیاب نہیں کر سکتا“

”بلکہ اب ہمیں تمام سستیوں اور غفلتوں کو دور کر کے پوری طرح اپنے کام میں لگ جانا چاہیئے۔ اگر کوئی یہ سمجھ کر احمدیت میں داخل ہوا کہ اسے سونے کے لئے پھولوں کی سیج ملے گی تو وہ دھوکہ خوردہ ہے احمدیت میں داخل ہو کر تمہیں سولی پر چڑھنا ہو گا۔ جو سولی پر سوتا ہے اس سے زیادہ احمق اور کون ہو گا“

پس تحریک جدید کے چندہ میں ایک معتد بہ حصہ نے سستی اور غفلت سے کام لیا ہے۔ اب انہیں حضور ایدہ اللہ کے ان ارشادات کے ماتحت اپنی سستی کو چستی سے بدل دینا ضروری ہے اور یہ ضروری ہے کہ وہ جولائی کے آخر یا زیادہ سے زیادہ اگست کے آخر تک اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت امتحان کے لئے کتاب ”نبیوں کا سردار“ مقرر کی گئی ہے جس بہن کے پاس کتاب موجود نہ ہو وہ کمپنی ”الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ“ ربوہ سے بذریعہ وی پی منگوالیں اور اپنی لجنہ کی ممبرات کو اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوائیں۔

اس امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات میں سے اوّل آنے والی کو کمپنی کی طرف سے مندرجہ ذیل کتب بطور انعام دی جائیں گی۔ (۱) سیر روحانی (۲) سیرت خیر الرسل (۳) اسلامی نظریہ۔

دوئم آنے والی کو ”سیرت خیر الرسل“۔ اور ”اسلامی نظریہ“

سوئم آنے والی کو ”سیرۃ خیر الرسل“۔ (سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عازمین حج کے عزیز و اقارب توجہ فرمائیں

امسال اللہ تعالےٰ کے فضل سے کئی احباب حج کے لئے تیار تھے لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کن کن دوستوں کو حکومت کی طرف سے باقاعدہ اجازت مل چکی ہے۔ عازمین حج تو تیاری سفر وغیرہ میں مصروف ہوں گے اور بعض روانہ بھی ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے ان کے عزیز و اقارب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی روانگی اور دیگر کوائف سے جلد خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ مرکز میں باقاعدہ ریکارڈ رکھا جا سکے۔ (مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

(۱) قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لے کر مطلع فرمائیں کہ ان کی مجلس میں ایسے خدام کس قدر ہیں جنہوں نے تاحال رکنیت کا فارم کسی مجلس میں بھی پر نہیں کیا۔ تا وہ نہیں فارم بھجوائے جا سکیں۔

(۲) بہت کم مجالس کی طرف سے اب تک خدام کی سالانہ ترقی کا چارٹ موصول ہوا ہے۔ جملہ مجالس کو اس سلسلہ میں سرکلر بھجوائے جا چکے ہیں۔ لہذا جملہ قائدین و زعماء کرام مطلوبہ کوائف فوری طور پر پر کر کے بھجوا دیں۔ تا مجموعی چارٹ تیار کیا جا سکے۔

(۳) جملہ قائدین اپنے ہاں اس طور پر عزم وار تنظیم کریں کہ کوئی خادم اس سے باہر نہ رہے۔ اور اس کی ایک کاپی دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ ہر خادم کے لئے رکنیت کا فارم پر کرنا ضروری ہے

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

مکرم حکیم فضل الرحمن صاحب افسر لنگر خانہ ربوہ علاج کی غرض سے چند دنوں کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(سردار عبد الغنی محرر لنگر خانہ ربوہ)

پنجاب میں بجلی کے نرخوں میں دو آنے فی یونٹ مزید کمی کردی گئی

لاہور ۷ رجولائی - پنجاب کے محکمہ بجلی نے گھروں میں استعمال ہونے والی بجلی کا نیا نرخ اڑھائی آنے فی یونٹ مقرر کیا ہے یہ نرخ سارے پاکستان میں بجلی کے نرخوں کے مقابلہ میں سب سے کم ہیں

پنجاب کے ہر شہر سے بجلی کے اب یہی نرخ وصول کئے جائیں گے - آج سے سات ہفتے پہلے محکمہ بجلی نے گھروں میں استعمال ہونے والی بجلی کا نرخ ساڑھے چار آنے فی یونٹ مقرر کیا تھا اور اب اس نرخ میں ۲ آنے فی یونٹ کمی کر دی گئی -

جاپانی جزیرے میں سیلاب کی تباہ کاریاں

ٹوکیو ۷ رجولائی - ہر لیڈ میں زبردست بارش اور طغیانی کے باعث تقریباً ۱۸۰۰۰ ہزار افراد بے خانماں ہو چکے ہیں ۲۹ افراد اب تک ہلاک ہوئے ہیں - متعدد لاپتہ ہیں - دریا کے کناروں سے اچھل جانے کے بعد تقریباً ۸۰۰۰ مکانات تباہ ہو چکے ہیں مگر ابھی سیلاب کا زور کم نہیں ہوا اور اس پر طرہ یہ کہ ہنگ اور بڑے دریا ریبیکاری میں بھی طغیانی آنے والی ہے -

بلوچستان میں افغانستان کے خلاف غم و غصہ کا اظہار

کوئٹہ ۷ رجولائی - بلوچستان کے قبائلی اور سیاسی حلقوں میں پاکستانی پرچم کی توہین کی باعزت تلافی کرنے کے لئے افغانستان کی ہٹ دھرمی کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے -

قبائلی سرداروں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ پاکستان افغانستان کو جو اقتصادی مراعات دے رہا ہے وہ فوراً واپس لے لئے جائیں اور پاکستان کے راستے افغان علاقے میں ضروری اشیاء کی درآمد پر پابندی عاید کی جائے - بلوچستان کے سیاسی رہنماؤں نے بھی اس قسم کے خیالات ظاہر کئے ہیں -

چھ فرانسیسی فوجی گرفتار کرلئے گئے

پورٹ سعید ۷ رجولائی - ساحل کے قریب گشت کرنے والے محافظ دستوں نے کل چھ فرانسیسی فوجیوں کو گرفتار کر لیا - کیونکہ انڈونیشیا سے گھر واپس جاتے ہوئے اپنے جہاز سے اتر کر وہاں پھر رہے تھے -

سپریم کونسل کا اجلاس ۲۸ اگست کو ہوگا

قاہرہ ۷ رجولائی - قاہرہ ریڈیو کے ایک اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ماہ کی ۲۸ تاریخ کو مکہ میں اسلامی کانگرس کی سپریم کونسل کا ایک اجلاس شروع ہو رہا ہے - جس میں اسلامی ملکوں کا ثقافتی اور معاشرتی معیار زندگی بلند کرنے کے علاوہ کانگرس کے آئندہ سال کے بجٹ پر بھی غور کیا جائے گا -

کمیونسٹ امن عالم کی راہ میں رکاوٹ ہیں

بنکاک ۸ رجولائی - جنوب مشرقی دفاعی ادارے (سیٹو) کے فوجی مشیروں کی سہ روزہ کانفرنس شروع ہوئی - کانفرنس کا افتتاح تھائی لینڈ کے وزیر اعظم مارشل پیبل سنگرام نے کیا - افتتاحی تقریر میں انہوں نے کہا کہ مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ سیٹو کے ارکان نے اجتماعی طور پر دفاعی انتظامات کے لئے کوششیں شروع کر دی ہیں انہوں نے کہا کہ کمیونسٹ سرگرمیاں امن عالم کی راہ میں زبردست رکاوٹ ہیں اس لئے ان کا جتنی جلدی خاتمہ کیا جائے بہتر ہے -

پانی کی بہم رسانی کیلئے دس لاکھ روپے قرض

ڈھاکہ ۷ رجولائی - معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے مشرقی بنگال کے صوبے میں زیادہ پانی بہم پہنچانے کی سکیم کے لئے محکمہ حفظان صحت کو دس لاکھ روپے قرض دئے ہیں - صوبے کے وزیر صحت مسٹر عبد السلام خاں نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں صوبے کے لئے پانی کی بہم رسانی کے لئے قرضہ دیا جائے تاکہ صوبہ بھر میں پانی کی قلت کو دور کیا جا سکے - چنانچہ مرکزی حکومت پاکستان نے محکمہ حفظان صحت مشرقی پاکستان کو دس لاکھ روپے کا قرضہ دیا ہے -

کراچی میں عربی کالج کی تعمیر

کراچی ۸ رجولائی - پاکستان عرب معاشرتی ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں جو مسٹر غیاث الدین پٹھان کی زیر صدارت ہوا فیصلہ کیا گیا ہے کہ کراچی میں ایک عربی کالج تعمیر کیا جائے - چنانچہ اس مقصد کے لئے حکومت ۵ ایکڑ زمین حاصل کرنے کا انتظام کر رہی ہے -

حاجیوں کے جہاز کو نقصان نہیں پہنچا

قاہرہ ۸ رجولائی - مصری حکومت کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں اس افواہ کی پرزور تردید کی ہے کہ مصری جنگی کشتیوں نے حاجیوں کے جہاز کو کافی نقصان پہنچایا ہے - اس نے مزید بتایا کہ یہ جہاز خلیج عقبہ سے گذر رہا تھا تو اس نے چند ایسے قوانین کی خلاف ورزی کی تھی جو وہاں سے ہر گذرنے والا جہاز پورا کرتا ہے - اس کی اس خلاف ورزی پر مصری جنگی کشتیوں نے ہوائی فائر کئے - اس پر یہ نقشہ بنایا گیا کہ اس جہاز کو نقصان پہنچا ہے - حالانکہ جہاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا -

مارچ کے آخر تک پاکستان نے چوالیس کروڑ روپے ترقی کے منصوبوں پر خرچ کئے

کراچی ۶ رجولائی - حکومت پاکستان کے قومی ترقی کے چھ سالہ منصوبے کے تحت ۲۶۸ ترقیاتی اسکیموں پر کام ہو رہا ہے - جو تکمیل کے مختلف مراحل سے گزر رہی ہیں - ان منصوبوں پر ابتدائی اندازے کے مطابق دو ارب ساٹھ کروڑ روپے خرچ ہونے تھے - لیکن جو منصوبے مکمل ہوئے ہیں - ان سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے - کہ یہ رقم ان منصوبوں کی تکمیل کے لئے کافی نہیں - اس لئے حکومت نے ۳۶ کروڑ روپے قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے - یہ قرضے عوام سے حاصل کئے جائیں گے - حکومت پاکستان نے خوراک کی پیداوار بڑھانے کے ۱۳۵ منصوبے شروع کئے ہیں - جن میں آبپاشی کی سہولتیں بہتر بنانے کے لئے ۲۸ منصوبے ہیں - بجلی کی سہولتوں کو بہتر بنانے کے ۲۷ منصوبوں پر عملدرآمد ہو رہا ہے - حمل و نقل اور مواصلات کے پچیس منصوبے اور معاشرتی بہبود کے ستر منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے - اس کے علاوہ صحت - تعلیم - رہائش اور قومی ترقی کے اور منصوبوں پر بھی عمل ہو رہا ہے - اس سال مارچ کے آخر تک حکومت چوالیس کروڑ چالیس لاکھ روپے خرچ کر چکی ہے - اس کے علاوہ معاشرتی بہبود و ترقی کے فنڈ سے دس کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں -

چین میں تعلیم کمیونسٹ پارٹی کی ضروریات کے تابع ہوگی

منیلا ۷ رجولائی - سرخ چین میں اعلیٰ تعلیم کو بڑی حد تک کمیونسٹ پارٹی کے کارکنوں اور مبلغوں کی ترقی و تربیت کے لئے ہی وقف کر دیا جائیگا - اس کا انکشاف وزارت اعلیٰ تعلیم کے ان قواعد و ضوابط میں کیا گیا ہے، جن کا تعلق اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نئے طلباء کے داخلے سے ہے - ان کا اعلان نیو چائنا نیوز ایجنسی نے حال ہی میں کیا ہے - قواعد و ضوابط میں مرقوم ہے - کہ اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں نئے طلباء کا داخلہ قوم کے لئے اشتراکی جمعیت کو فروغ دینے کے منصوبے کو روبہ عمل لانے کو یقینی بنانے کی جانب بنیادی طور پر پہلا قدم ہے - وزارت اعلیٰ تعلیم کی جانب سے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو ہدایت کی گئی ہے - کہ وہ سیاسی اہمیت قابل اعتماد اور جماعتی موزونیت نیز ملک کی ضروریات کی روشنی میں طلباء کا سختی سے انتخاب کریں - ان قواعد و ضوابط کے تحت ہر شعبے میں جن میں موسیقی اور فنون لطیفہ بھی شامل ہیں - مہارت حاصل کرنے کے لئے سیاسی علم کا امتحان لازمی مضمون ہے - قواعد میں مزید کہا گیا ہے - کہ جو امیدوار سیاسی اور جسمانی لحاظ سے موزون ہوں - لیکن جن کے حاصل کردہ نمبر معیار سے کم ہوں - ان کو آزمائشی طلباء کے طور پر داخل کر لیا جائے - اعلیٰ تعلیم کے

وزیر اعلیٰ سندھ اور میر غلام علی تالپور میں سمجھوتہ ہوگیا

کراچی ۷ رجولائی - معلوم ہوا ہے کہ سندھ کی دو مخالف پارٹیوں کے رہنماؤں مسٹر محمد ایوب کھوڑو وزیر اعلیٰ سندھ اور میر غلام علی تالپور میں مرکزی وزیر مالیات چودھری محمد علی کے مشورے سے صلح ہو گئی ہے - مری روانہ ہونے سے پہلے ان دونوں لیڈروں میں چودھری محمد علی کی کوٹھی پر ملاقات ہوئی - اور وہاں ایک دوسرے کے خلاف الزامات پر کافی دیر تک بحث ہوتی رہی - بیان کیا جاتا ہے - کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے میر غلام علی تالپور سے کہا ہے - کہ اگر ان کی طرف سے حکومت سندھ کے عہدہ داروں کے خلاف کوئی مالی یا فوجداری مقدمہ دائر نہ کیا جائے - اور میر غلام علی تالپور اس کی تحریری ضمانت دیں - تو وہ حیدر آباد سازش کیس کو واپس لے لیں گے - بتایا جاتا ہے - کہ میر غلام علی تالپور نے اس قسم کی تحریری ضمانت دے دی - اور مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے حیدر آباد سازش کیس کے واپس لینے کا اعلان کر دیا ہے -

ترکی اور فلپائن کیلئے امریکی امداد

واشنگٹن ۷ رجولائی - امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ادارہ نے ترکی اور فلپائن کے لئے ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر اور اسی لاکھ ڈالر کی امداد منظور کی ہے - امریکہ کے بیرونی امداد کے ادارہ کو اب بین الاقوامی تعاون کا ادارہ کہا جاتا ہے -

---

اداروں کو کمیونسٹ پارٹی کے تربیتی سکولوں میں تبدیل کرنے سے متعلق پیکنگ کے فیصلے کا اعلان پہلے پہل ثقافتی و تعلیمی کام کی قومی کانفرنس میں کیا گیا تھا، نیو چائنا نیوز ایجنسی نے ایک اعلان کیا ہے - کہ کانفرنس نے اپنی رپورٹ میں اس بات پر زور دیا تھا، کہ چین میں مارکسزم لینن ازم کی نظریاتی اور سیاسی نظری مادہ پرستانہ (الحاد) کی تعلیم کی توسیع پر بطور خاص توجہ دی جائے - کانفرنس نے مزید کہا - کہ اس سلسلے میں سیاسی ماہرین کی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے -

پاکستان کی نئی مجلس دستور ساز کا اجلاس شروع ہو گیا

سہروردی کی تحریک پر طویل بحث کے بعد رائے شماری

مری ۸ رجولائی۔ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس کل میاں مشتاق احمد گورمانی کی زیر صدارت شروع ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس وقت تک صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے جب تک مستقل صدر کا انتخاب نہیں ہو جاتا۔ دستوریہ نے ایک قرارداد میں اتفاق رائے سے مسٹر گورمانی کے تقرر کی منظوری دے دی۔

دستوریہ کا اجلاس صبح گیارہ بجے کلب ہوٹل میں شروع ہوا۔ میاں عبد الباری نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اسمبلی کے سیکرٹری مسٹر ایم بی احمد نے میاں مشتاق احمد گورمانی سے کہا کہ وہ دستور ساز اسمبلی کا حلف اٹھائیں۔ جونہی مسٹر گورمانی نے حلف اٹھانے کے بعد رجسٹر پر دستخط کئے۔ میاں افتخار الدین نے اٹھ کر اسمبلی کے عارضی صدر کی نامزدگی کے طریق کار پر اعتراض کیا۔ مسلم لیگی بنچوں کی طرف سے شور و غل اٹھایا گیا اور میاں افتخار الدین کی آواز ڈوب کر رہ گئی۔ لیکن وہ بدستور چلاتے رہے۔ جونہی میاں افتخار اعتراض کر رہے تھے ایک ممبر نے کہا کہ مسٹر گورمانی صرف دستخط کر رہے ہیں اور ابھی تو ان کے تقرر کے متعلق حکم پڑھ کر سنایا بھی نہیں گیا۔

اسی اثنا میں مسٹر ایم۔ بی احمد نے وہ حکم پڑھ کر سنایا اور مسٹر گورمانی صدارت کی کرسی پر بیٹھ گئے۔ میاں افتخار الدین نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی کے صدر کی نامزدگی کا طریقہ غیر جمہوری ہے۔ اس مرحلے پر مسٹر سہروردی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا میاں افتخار الدین تو اس وقت تک اسمبلی کے رکن بھی نہیں جب تک وہ حلف نہ اٹھا لیں۔ صدر اجلاس نے متعدد بار "آرڈر۔ آرڈر" کہا۔ لیکن میاں افتخار الدین سابق دستوریہ کے صدر نامزدگی کے طریق کار کا حوالہ دیتے چلے گئے۔

مسٹر سہروردی میاں افتخار کا جواب دینے کے لئے اٹھے۔ لیکن صدر نے سیکرٹری سے کہا کہ وہ ارکان کے حلف وفاداری اٹھانے کا اہتمام کریں۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی پہلے رکن تھے جنہیں اس مقصد کے لئے بلوایا گیا۔ ان کے بعد حروف ابجد کی ترتیب سے ارکان کو حلف اٹھانے کے لئے کہا گیا۔ میاں مشتاق احمد گورمانی نے ایوان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ عارضی صدارت کی جو ذمہ داری ان پر ڈال دی گئی ہے اس کی انہوں نے خود خواہش نہیں کی تھی۔ انہیں یہ ذمہ داری اس لئے لینی پڑی تاکہ وہ اپنی صلاحیت کے مطابق ایوان کو اس کے کام کے سلسلے میں مدد دے سکیں۔

وہ ارکان دستوریہ کو یقین دلا سکتے ہیں کہ وہ ایوان کے حقوق اور آزادی کے تحفظ کے لئے کوشش کریں گے۔ لیکن انہیں اس مقصد کے حصول کی خاطر ارکان کے تعاون کی ضرورت ہے۔ تاکہ سب مل جل کر قوم کی خدمت کریں اور عوام کی توقعات پورا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

مقننہ کے کام کی باقاعدگی اور صدر کی پوزیشن کی وضاحت کے پیش نظر تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں اس امر کی کوئی صراحت نہیں۔ کہ کون دستور ساز اسمبلی کی صدارت کرے۔ عام قانون کے تحت تاج کی طرف سے ہاؤس آف لارڈز اور ہاؤس آف کامنز کے صدر نامزد کئے جاتے ہیں۔ مسٹر سہروردی نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ یہ ادارہ خود مختار ہے۔ اور گورنر جنرل کے ساتھ کسی قسم کی مداخلت کے بغیر قانون اور آئین بنا سکتا ہے۔ وزیر قانون نے تحریک پیش کی۔ کہ ایوان کو نئے صدر کے انتخاب تک مسٹر مشتاق احمد گورمانی کا تقرر منظور کر لینا چاہیئے۔(۱)

(۱) اس تحریک پہ بحث کے بعد رائے شماری ہوگئی۔

حکومت پاکستان بھارت کے ذریعہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں

تجارت شروع کرنے کی حامی ہے

لاہور ۸ رجولائی۔ پاکستان کے درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر آئی اے خاں نے کل لاہور میں بتایا۔ حکومت پاکستان کی نئی پالیسی کا مقصد یہ ہے۔ کہ چھوٹے درآمد کنندگان کو بھی درآمد لائسنس جاری کئے جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت پاکستان مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان ہندوستان کے راستے تجارت شروع کرنے کی حامی ہے۔ لاہور چیمبر آف کامرس کے صدر مسٹر منظور بخاری کے ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آئی اے خاں نے کہا۔ کہ ہندوستان کے راستے مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان تجارت شروع کرنے کے لئے صرف حکومت پاکستان کی منظوری ضروری نہیں۔ اس کے لئے ایک بیرونی ملک ہندوستان کی منظوری بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا۔ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہندوستان کے راستے پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان تجارت کب شروع ہو سکے گی۔ لیکن جہاں تک حکومت پاکستان کا تعلق ہے۔ وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ مسٹر آئی اے خاں نے بتایا کہ حکومت پاکستان چھوٹے درآمد کنندگان کو لائسنس جاری کرتی رہی تھی۔ لیکن ان تاجروں نے مال درآمد کرنے کی بجائے لائسنسوں کو بیچنا شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے حکومت کو اپنی پالیسی تبدیل کرنا پڑی۔ اب حکومت پاکستان نے چھوٹے درآمد کنندگان کے لئے بھی گنجائش نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اب انہیں اتنی رقم کے چھوٹے لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ جن سے ان کو نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ حکومت کی پالیسی کا مقصد تاجروں کی [illegible] میں اضافہ کرنا نہیں بلکہ عام صارفین کو ضروریات زندگی مہیا کرنا اور ان کا بوجھ کم کرنا ہے۔ اگر زرمبادلہ کی صورت حال بہتر ہو گئی تو حکومت تاجروں کو درآمدی لائسنس جاری کرے گی۔ مسٹر آئی اے خاں نے بتایا۔ کہ اقتصادی امداد کے امریکی پروگرام کے تحت پاکستان میں اشیاء کی برآمد کا کام پوری طرح شروع نہیں ہوا۔ اس کی وجہ محض درآمد کے طریق کار کی دشواریاں ہیں۔ جب یہ دشواریاں دور ہو گئیں۔ امریکی مال کی درآمد بڑی تیزی سے شروع ہو جائے گی۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

اپنی اصلی اور ابتدائی حالت میں ہم تک پہنچ گیا ہے۔ اور یہ شمع جلتی چلی آئی ہے۔ یہ وہی شمع ہے۔ جس کو آج احمدیت لے کر یورپ اور دنیا کے دوسرے تاریک کدوں کو اسلام کی روشنی سے منور کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اگرچہ افسوس ہے کہ غیر ہی نہیں۔ بلکہ اپنے بھی اس شمع کے آگے لات کھڑی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ یہ شمع جلتی ہی رہے گی۔ اور دنیا کے تمام ظلمتکدوں کو روشن کر کے ہی چھوڑیگی۔

ہم عمومی طور پر تمام مسلمانوں کی اور جماعت احمدیہ کے افراد کی خصوصی طور پر اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ جیسا کہ انہوں نے پروادا کے مضمون سے معلوم کر لیا ہے۔ کفر و الحاد منظم ہو کر دین کی شمع کو ہمیشہ کے لئے بجھا دینا چاہتے ہیں۔ یہ ایک عظیم سیلاب تاریکی ہے۔ جو دنیا کے تمام کناروں کی طرف بڑھتا چلا آتا ہے۔ صرف بڑھتا ہی چلا نہیں آتا۔ بلکہ پہنچ گیا ہے۔ جس کی دو شاخیں ہیں۔ موجودہ کلیسیا اور مغربی اقوام کا الحادی طوفان۔ ان دونوں کا ہمیں مقابلہ کرنا ہے۔ بے شک ہمارے راستہ میں بڑے بڑے کوہ ہمالیہ آئیں گے۔ مگر ہمیں ان سب کو راستہ سے ہٹا کر اپنا راستہ بنانا ہے۔ اگرچہ ہماری حالت بظاہر محض ایک کمزور مزدور کی سی ہے۔ لیکن ہمیں اپنا کام کئے چلے جانا ہے۔ ہمیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ گو ہماری ضرب کتنی بھی کمزور ہے۔ یہ اپنا کام ضرور کرتی ہے۔ خواہ اس کا اثر ہم خود محسوس نہ کر سکیں۔ جو ہم پر ہنستے ہیں۔ انہیں ہنسنے دو۔ کام کئے جاؤ۔ جب سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کشتی بنا رہے تھے۔ تو لوگ ان پر پھبتیاں اڑاتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ یہ کشتی کیا کر لیگی۔ مگر دنیا گواہ ہے۔ کہ اس کشتی نے کیا کام کیا۔

خان عبد القیوم خاں کا عزم لندن

لاہور ۸ رجولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر صنعت پاکستان خان عبد القیوم خاں لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ یورپ اور امریکہ کا مختصر سا دورہ کریں گے۔